ہفت روزہ
سوادِ اعظم
لاہور

یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے ؛ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

(اعلیٰحضرت قدس سرہ)

ذخیرہ کتب:- سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:- محمد احمد ترازی

اس شمارے کی قیمت پچیس پیسے (چار آنہ)

نایاب تحفہ

آہ ۔۔۔۔ وہ کیا چیز تھی ۔۔۔۔ جس نے مسلمانوں کو بنیان مرصوص کی مانند متحد کر دیا ۔۔۔۔ ! اور ۔۔۔۔ وہ کونسا لنگر تھا ۔۔۔۔ جس نے اس سفینے کو غرق ہونے سے محفوظ رکھا ۔۔۔۔ !

وہ تھا اسلام اور اس کی عظیم الشان کتاب قرآن

جس پر عمل کرتے ہوئے ۔۔۔۔ مومنوں کے سایہ بان رحمت کے بادلوں کی طرح تمام دنیا پر چھا گئے ۔ انہوں نے بے کسوں، مجبوروں، مظلوموں، غریبوں اور مصیبت زدوں کے ہمدرد اور بھولے بھٹکوں کے رہبر بن کر تمام دنیا کے مصائب کا خاتمہ کر دیا ۔ اور تبلیغ اسلام کی ایک ہمہ گیر تحریک چلا کر دنیا کے گوشے گوشے کو بدی کی ظلمتوں سے پاک کر دیا ۔ جن قوموں نے اسلام کو اپنایا اور قرآن کو اپنے سینے سے لگایا انہوں نے اپنی اپنی زبان میں اس صحیفہ الٰہی کی توضیح و تفسیر کا بیڑا بھی اٹھایا ۔ دوسری زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی مختلف مفسرین نے تراجم کئے لیکن زبان کے الفاظ زمانے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ موجودہ دور کی زبان اردو میں دوبارہ معیاری ترجمے ہوں ۔۔۔۔ لیکن بدقسمتی سے بعض تراجم میں بہت غلطیاں رہ گئیں اور بعض نے خود غرضانہ مذہب اور مذاق کے مطابق کیا تھا چنانچہ موجودہ ترجمے قرآن مجید کے مفہوم سے مطابق نہ ہو سکے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے شیخ الاسلام مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قدس سرہ نے قرآن مجید کے اردو ترجمہ کا نام یہ اسم با مسمیٰ تجویز کیا

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

کے نام سے مشہور تھا اور اس دینی خدمت کو اپنی زندگی میں انجام تک پہنچایا ۔ یہ ترجمہ ۔۔۔۔ ایک عرصے سے مارکیٹ میں نایاب تھا ۔۔۔۔ جس کو پاک و ہند کے قدیم اشاعتی ادارہ کتب خانہ مقبول عام نے خاص اہتمام سے خوبصورت ٹائپ پر جلی حروف میں چھپوایا ہے تاکہ ہر عمر کے لوگ آسانی کے ساتھ اس کی تلاوت کر سکیں ۔۔۔۔

علمائے اہل سنت والجماعت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اردو زبان میں جامعیت اور سلاست سے یہ ترجمہ پیش کیا گیا ہے ۔۔۔۔ اس کی مثل برصغیر پاک و ہند میں نہیں ملتی عقائد باطلہ سے محفوظ رہنے کے لئے اس ترجمہ کا مطالعہ اشد ضروری ہے ۔

طباعت معیاری، کتابت نفیس، جلد دیدہ زیب (تو لانےکم)

ہدیہ صرف ۔۔ روپے ۔۔ پیسے

ضروری نوٹ

قرآن مجید اعلیٰ حضرت [illegible] زیر طبع ہے جس کا ہدیہ ۔۔ روپے ہو گا پیشگی آرڈر ارسال کرنے والوں اور تمام رقم پیشگی ارسال کرنے والوں کو یہ قرآن مجید صرف ۔۔ روپے کو ارسال کیا جائے گا

قرآن مجید یکم دسمبر کو تیار ہو گا ۔۔۔۔ مینیجر

حضرت رحمۃ للعالمین

رحمت عالم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنا ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے ۔ اور جب تک رسول کی محبت اس کے دل میں ہر چیز سے زیادہ نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا ۔

کتاب الشفاء یعنی سیرت رحمۃ للعالمین کو حضرت علامہ ابو الفضل غنیہ و امام قاضی عیاض مالکی نے تالیف فرمایا تھا آپ کی اس تالیف کو علامہ لسان الدین الخطیب غسانی نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا ۔

عیاض کی کتاب الشفاء دلوں کے روگ دور کرتی ہے اس کی خوبیاں ۔۔۔۔ مخفی ہوئی نہیں ۔ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حق کو پوری طرح ادا کر دیا اور ایسے دلائل ضبط تحریر میں لایا جو اپنی پاکیزگی میں ۔۔۔۔ اور شیرینی میں ۔۔۔۔ کے پانی سے بھی بڑھ گیا ہے ۔

شاہ مولانا عبد اللہ بن احمد ازدی ۔۔۔ فرماتے ہیں

الشفاء دلوں کے امراض کے لئے مسیحا ہے اور اس کے دلائل ایسے چمک رہے ہیں جیسے کہ سورج چمک رہا ہو ۔ کوئی آنکھوں والا اس کے انکار کی مجال نہ رکھتا ہو ۔ اس انکار کرنے والا تو اندھا ہی ہو سکتا ہے ۔ اس کے مطالعہ سے ایمان تازہ اور پختہ سے پختہ تر ہو جاتا ہے ۔ حضرت عیاض نے تقویٰ و پرہیزگاری کا ایک سرسبز باغ لگایا ہے جس کی شاخوں کے پھول خوشبو سے مہک رہے ہیں ۔۔۔۔ (عبد اللہ بن احمد)

اردو ترجمہ قیمت حصہ اول چار روپے حصہ دوم چار روپے مجلد ہر دو حصے دس روپے صرف عربی متن قیمت [illegible]

ایام اسلام

شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی نادر و نایاب کتاب "ماثبت من السنۃ" کا سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ المعروف بہ ایام اسلام اس قابل قدر تالیف میں حضرت شاہ صاحب نے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ ہر ماہ کے اعمال نماز، روزے وغیرہ کا حال لکھا ہے ۔ نجوم، شگون اور واقعات امام حسن و حسین اور امیر معاویہ کا مفصل تذکرہ ہے ۔ اس کتاب کا مطالعہ اشد ضروری ہے ۔

ہدیہ مکمل کتاب اردو و عربی متن صرف ۴ روپے مجلد ۔۔ ہے

الہامی افسانے

مصنفہ آغا محمد [illegible] خاں مرحوم

یہ افسانے انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں کے ان واقعات پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک میں قصص کی صورت میں بیان ہوئے ہیں ۔ اس کتاب میں قرآن پاک کے موعظت آموز واقعات و قصص کو ادبی رنگین بیانی کا جامہ پہنایا گیا ہے لیکن کوئی ایسی بات نہیں لکھی جو قرآن پاک میں مذکور نہ ہو ۔ قیمت تین روپے ۔

ملنے کا پتہ ۔ کتب خانہ مقبول عام ریلوے روڈ چوک دالگراں لاہور

الله لا اله غیرہ • محمد لا نبی بعدہ

ہفت روزہ
سواد اعظم لاہور

۵ جمادی الآخری ۱۳۸۳ھ | چہار شنبہ | ۱۳ ماہ نومبر ۱۹۶۳ء | [illegible]

...سنی علماء کے قتل عام کو روکا جائے

ہفت روزہ "چٹان" لاہور - کئی ہفتوں سے ملک میں انتشار پھیلا رہا ہے [illegible] ... رہا ہے ۔ اور اسکا ایڈیٹر شورش کاشمیری انتہائی بے حیائی کی دیدہ دلیری کے ساتھ بریلوی علماء ... کو گالیاں دیکر سواد اعظم اہل سنت کے قلوب کو مجروح کر رہا ہے ۔ اور حضرات علماء اہل سنت ... دیہاتیوں بازاری کر کے انکے خلاف اشتعال پھیلا رہا ہے ۔ شورش کی تحریر خلاف قانون ... ہے ، اور اس فتنہ کے خلاف پریس میں بھی مسلسل احتجاج ہو رہا ہے ۔ لیکن تعجب ہے کہ ... کوئی نوٹس نہیں لے رہی ، اور وہ انتہائی خاموشی کے ساتھ شورش کی شورش و خلاف قانون ... کو دیکھ رہی ہے ۔ عوامی احتجاج کے باوجود ابھی تک کوئی اقدام نہیں ۔ ہم جانتے ہیں ... حکومت کے سامنے کئی اہم مسائل در پیش ہیں ، لیکن ملک کا امن و امان بھی تو کوئی معمولی مسئلہ ... نہیں ہے ، جسکو شورش تباہ کر رہا ہے ۔ ہمارا شروع سے یہ خیال تھا کہ حکومت شورش کے خلاف ... کوئی اقدام کریگی اور اسکے منہ میں لگام دیگی اور ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ... نہیں پڑیگی ۔ لیکن افسوس کہ حکومت نے اسکے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا جس سے اس کا ... حوصلہ بڑھ گیا ہے ۔ اور اب اسکا پھیلایا ہوا فتنہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ کھلم کھلا علماء اہل سنت پر ... قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں ، چنانچہ پچھلے دنوں کراچی میں بریلوی مسلک کے ایک ممتاز عالم حضرت مولانا ... شفیع صاحب اوکاڑوی پر جس وقت حملہ کیا جب وہ سیرت نبوی کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے ... کی زندگی باقی تھی کہ شدید اور گہرے زخموں کے باوجود آپکی جان بچ گئی ورنہ ... حملہ آور نے جس بے دردی سے حملہ کیا تھا اس سے اُن کا جان بر ہونا بہت مشکل تھا ۔

ابھی اس واقعہ کی یاد لوگوں کے دلوں سے فراموش نہیں ہوئی تھی کہ ایک اور سانحہ ... ہوا ، اگرچہ اس سلسلہ میں کوئی سرکاری طور پر ہمارے پاس کوئی مصدقہ خبر نہیں آئی ، ... ان کے بیانات اور ان سے ہم نے مستند طور پر بیان کیا ہے کہ گوجرانوالہ سے ... ٹوبہ ٹیک سنگھ والی کے ریلوے اسٹیشن ماسٹر نے وہاں کے ایک جید سنی بریلوی ... حضرت مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو صرف اس "جرم" کی پاداش میں شہید کر دیا ... وہ بریلوی مسلک کے عالم تھے ۔ ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ ارتکاب دیوبندی نے ... اس فعل کا ارتکاب کیا ہے ، یا کسی اور دیوبندی نے ، یہ حکومت کا کام ہے کہ ... اس کی اعلیٰ تحقیقات کرائے ، وہاں پاکستان ویسٹرن ریلوے کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ... محکمہ میں تحقیقات کرے کیونکہ اس سے محکمہ کی نیک نامی پر سیاہ دھبہ آجائیگا ۔

اور انتہائی حیرت ہے کہ قاتل تاحال گرفتار نہیں ہوا ۔ ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت کی خاموشی کس مصلحت کی بنا پر ہے ، اور اس نے شورش کاشمیری کو کھلی چھٹی کیوں دے رکھی ہے ۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ شورش کاشمیری کا محاسبہ کیا جائے اور اسکے منہ میں لگام دی جائے ۔ دیوبندی جارحیت کو روکا جائے ۔ اور مولانا محمد شفیع صاحب و مولانا محمد عبد اللہ صاحب پر قاتلانہ حملوں اور انکے پشت پناہوں کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔ بصورت دیگر ملک کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں ہوگی اور اسکی تمام تر ذمہ داری شورش کاشمیری اور دیوبندی دار العلوم دیوبند پر ہوگی ۔ یہ وہی گروہ ہے جس گروہ کے سرغنہ اسمٰعیل دہلوی نے سرحد کے غیور پٹھان مسلمانوں کے خلاف انگریز کی طرف سے جنگ کی تھی ، لیکن اسلام کے اُن سچے شیدائیوں نے اس ملت فروش کا بالاکوٹ میں کام تمام کر دیا تھا ۔

ہم ایک بار پھر وزیر قانون اور مرکزی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ فوراً چٹان کا ناطقہ بند کر کے ملک میں شر انگیزی و فساد کا دروازہ بند کر دے ، اور اس عظیم عالم دین کی شہادت کی عدالتی تحقیقات کی جائے ۔ وما علینا الا البلاغ

چٹان کے خلاف سخت ترین اقدام کیا جائے

حضرت مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کا حکومت سے مطالبہ

(مستقل رپورٹر)

لاہور - ۲۰ اکتوبر - جامعہ نعیمیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی نے حضرت شاہ کے ایک عظیم الشان جلسہ عام کے تقریباً ایک لاکھ کے کامیاب اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کے ازلی دشمن ، کانگریس کے خانہ زاد شورش کاشمیری کے رسالہ چٹان کی اشاعت کو فوراً یکقلم روک دیا جائے ۔ بصورت دیگر ملک میں ایک زبردست خونریزی و فساد کا خطرہ ہے ۔ اگر حکومت نے غدار ملت شورش کے مضامین کی اشاعت کو نہ روکا ، تو پاکستان کا یہ ازلی دشمن ملک میں ۱۹۵۳ء جیسے حالات پیدا کر کے ملک کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیگا ۔

مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دیوبندی فرقہ کی وہ کتابیں جن میں رسول پاک کی ذات اقدس پر رکیک حملے کیے گئے ہیں ان کو فی الفور ضبط کیا جائے ۔

حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ

کہ [illegible] دیوبند جو مغربی پاکستان کے دشمنوں اور کانگریسی ملاؤں کا مرکز ہے

قصبہ کے دینیات قاری طیب مہتمم مدرسہ دیوبند کو ہرگز اجازت نہ دی جائے کہ وہ مغربی پاکستان سے روپیہ بٹور کر ہمارے قیمتی زر مبادلہ کو سمگل کر کے بھارت لیجائے ، اور اس طرح دشمنان پاکستان کی قوت میں اضافہ کا باعث ہو ۔

وزیر قانون مغربی پاکستان

کو وزارت سے سبکدوش کیا جائے کیونکہ انہوں نے چٹان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی ۔ ملک میں روز بروز فرقہ وارانہ فضا خراب تر ہوتی جا رہی ہے اور اشتعال پھیلتا جا رہا ہے ، لیکن وزیر قانون نامعلوم کیوں چٹان کی فرقہ وارانہ اشتعال انگیزیوں پر کوئی ایکشن نہیں لے رہے ہیں ، معلوم ہوتا ہے کہ شورش کو غالباً انکی حمایت حاصل ہے ۔ (ادارہ سواد اعظم)

یوم امن

بعض حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ یوم امن منایا جائے ، کیونکہ پاکستان دشمن عناصر نے غدار ملت شورش کاشمیری کی تحریروں سے مشتعل ہو کر اہل سنت پر قاتلانہ حملے شروع کر دیے ہیں اسلئے تمام پاکستان میں ان حملوں کی مذمت کی جائے قارئین کرام اپنی آراء سے مطلع فرمائیں ۔

آئندہ اشاعت کے چند اہم عنوان

- شورش کاشمیری کو دعوت مباہلہ
- دیوبندی تحریر ، دیوبندی کے منہ پر
- دیوبندی مولوی کا شیعہ مسائل پر مجموعہ نوٹس کا جواب
- توہین رسالت والی کتابوں کے پرچارک کو دو ٹوک چیلنج
- پاکستان کو بنانے میں بریلوی علماء کی قربانیاں اور دیوبندی علماء کی غداریاں

شرک ساز ، کافر گروں کا دیوبندی ٹولہ

انگریزوں نے اپنی ضرورت کیلئے پیدا کیا تھا

اس سنگدل گروہ کو

بے نقاب کرنے کا وقت آگیا ہے

اس طائفہ کی

پوری تاریخ سواد اعظم ایک ضخیم نمبر میں پیش کر رہا ہے

تاریخ کا اعلان عنقریب کیا جائیگا ۔ قیمت ایک روپیہ فی نمبر ! ضرورت ہے کہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجائے ، آج ہی اپنی مطلوبہ تعداد ... سے دفتر سواد اعظم کو مطلع کریں ... ایک تاریخی دستاویز ہو گی ۔

ہر شہر میں ایجنٹ درکار ہیں

○ ۲۵ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے
○ بچے ہوئے پرچوں کی واپسی نہیں ہوگی

اِعلانِ حق

(خاص "سوادِ اعظم" کے لئے)

ہر حال میں حق بات کا اعلان کریں گے ○ ہم پیروئ حنبلؒ و نعمانؒ کریں گے
یوں عشق کی تکمیل کا سامان کریں گے ○ اس جانِ دو عالم پہ فدا جان کریں گے
ہم عزت و ناموسِ محمد کے پرستار ○ ہم ولولۂ عشق کا اعلان کریں گے
وہ دن بھی کبھی آئیگا اربابِ حکومت ○ غدار و وفادار میں پہچان کریں گے
ہم اہلِ جنوں اور جھکیں موت کے آگے! ○ ہم جب مرے موت پہ احسان کریں گے
لہرائیں گے بت خانوں پہ اسلام کے پرچم ○ کچھ اور فزوں قوتِ ایمان کریں گے
بھارت کے وفادار نمکخوار وہابی ○ کب تک وہ یہاں شورش و ہیجان کریں گے؟

واللہ وہ دن آئیگا دیوبند کے ملّاں
خود اپنے صنم خانوں کو ویران کریں گے

عطائے او بہ لقائے او

اجڑ نہ جائے بہاروں کا گلستاں تم سے ○ کہ پا رہی ہے فروغ آج پھر خزاں تم سے
لگا رہے ہو جو دشنام نو بنو کے ڈھیر ○ جہاں میں کوئی نہیں بڑھ کے بدزباں تم سے
دیارِ لالہ و گل میں لگائی تم نے آگ ○ بپا چمن میں ہے ہنگامۂ فغاں تم سے
بجھا رہے ہو وطن کی محبتوں کے چراغ ○ بچھڑ رہے ہیں اخوت کے کارواں تم سے
تمہارے لب پہ ہمیشہ ہے ذکرِ لات و منات ○ بڑے عروج پہ ہے رسم کافراں تم سے
ہے ساز باز تمہاری ہنود سے جاری ○ اسی خطا پہ ہے سرکار بدگماں تم سے
خدا کا خوف ہے تم کو نہ ڈر قیامت کا ○ دیارِ پاک میں ہے شورشِ بتاں تم سے
وفا کے نام پہ لوٹا ہے تم نے یاروں کو ○ اسی لئے تو ہیں احباب سرگراں تم سے
ثبوت ہے نہ کوئی ہے دلیل دعوے کی ○ لکھی گئی ہے جہالت کی داستاں تم سے
وطن کے امن و اماں کو کرو نہ تم برباد ○ فقط یہ چاہتے ہیں قوم کے جواں تم سے

بچا ہیں امنِ وطن چپ ہے اب تلک افضل
نمٹ لے گا بریلی کا یہ جواں تم سے

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

دیوبندی اُمت کے مردِ مجاہد شورش کاشمیری کا چیلنج منظور ہے

تکفیری عبارتوں پر وجوہاتِ کفر کے اظہار میں فیصلہ کن گفتگو کیلئے مسٹر شورش کے نامزد افراد ہمیں قبول ہیں!

دیوبندی مکتبِ فکر کے تمام مراکز و مدارس ان ناموں پر اعتماد کا اظہار کر دیں، تو ہم بھی متفقہ ناموں کا اعلان کر دینگے

(منجانب غلام معین الدین نعیمی رکن جمعیۃ العلماء پاکستان و مدیر سوادِ اعظم لاہور)

گزشتہ دنوں لاہور کے ایک نہایت عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا ابو الکلام صاحبزادہ **سید فیض الحسن** صاحب نے فرمایا تھا کہ

"دیوبند کے مکتبِ فکر کی کتابوں میں کئی عبارات و فقرات ایسے ہیں، جن سے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی ہوتی ہے، اگر یہ فقرے خارج کر دیے جائیں، اور علماء دیوبند ان سے توبہ کر لیں، تو سارا قضیہ ختم ہوتا ہے۔"

اہلحدیث و دیوبندی حضرات کے ناقوسِ خصوصی "**چٹان**" نے آپ کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے ۱۸ نومبر کی اشاعت میں لکھا ہے کہ

"صاحبزادہ صاحب جن فقروں کا حوالہ دیتے ہیں، اُنکے بارے میں ایک تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرف سے مولانا عبید اللہ انور، علامہ خالد محمود، اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی، اور اُنکی طرف سے کوئی سے تین افراد جو اُنہیں منظور ہوں، ایک پبلک جلسہ میں جمع ہو کر ان عبارتوں کے بارے میں فیصلہ کر لیں کہ اپنے مطالب و معانی کی رُو سے ان میں سوءِ ادب کا کونسا پہلو، اور کونسی بات ہے، جو عشقِ رسول پر پوری نہیں اُترتی ہے۔ اس بارے میں منصف خود عوام ہونگے۔ کیا صاحبزادہ صاحب اور اُن کی جمعیت کے ارکان تیار ہیں ــــ؟"

چونکہ اس عبارت میں صاحبزادہ صاحب، اور تمام اراکین جمعیت کو **چیلنج** کیا گیا ہے، اسلئے ہم رکنِ جمعیت کی حیثیت سے ذمہ داری کیساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب و تمام ارکان جمعیت **شورش** صاحب کی اس بات پر تیار ہیں، اور ہمیں **شورش** صاحب کا یہ **چیلنج** بطیب خاطر **منظور ہے**۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ شورش صاحب اپنے **پیشکردہ تینوں ناموں** کے حق میں راولپنڈی، لاہور، ملتان اور کراچی کی **دیوبندی تنظیموں** اور اداروں سے **تائید** حاصل کر کے فی الفور یہ **اعلان** فرمائیں کہ **تمام اُمتِ دیوبندیہ کو ان تینوں ناموں پر اعتماد ہے**۔ شورش صاحب کے یہ اعلان کرتے ہی ہم جمعیت کی طرف سے فوراً اپنے تین نام پیش کر دینگے۔ اس کے بعد اس مسئلہ میں دونوں طرف سے باضابطہ کارروائی شروع ہو جائیگی۔

یہ ایک حقیقتِ واقعی ہے کہ دیوبندی بریلوی اختلاف کی بنیاد اور اصل وجہ نزاع یہی عبارات ہیں جن کی طرف صاحبزادہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے اور اس کے **حل** کی ایک **صورت** وہی ہے جو کہ شورش صاحب نے اب پیش کی ہے۔ اور یہی ایک معقول بات ہے جو کہ انکے مُونہہ سے نکلی ہے ورنہ اس سے پہلے تو انھوں نے غیر متعلقہ باتوں، کذب بیانیوں، گالیوں اور سُوقیانہ پھبتیوں میں خواہ مخواہ وقت ضائع کیا ہے۔ اگر یہی بات وہ پہلے فرماتے تو شاید ابتک بہت کچھ طے ہو چکا ہوتا۔ بہرحال اب بھی یہ بات غنیمت ہے، **کاش شورش** صاحب بھی اس بات پر قائم رہیں، اور اپنے پیش کردہ ناموں کے حق میں **اُمتِ دیوبندیہ** کے اعتماد کا جلد از جلد **اعلان کریں**۔

یہ بات ہم اسلیے عرض کر رہے ہیں، تاکہ بعد میں کسی دیوبندی کو مجالِ انکار و جائے فرار باقی نہ رہے، اور متفقہ طور پر بالکلیہ اس اختلاف کا خاتمہ ہو کر ملکی و ملی طور پر قافلہ رسازگار و ہموار ہو جائے۔ جو بات شورش صاحب نے اب محسوس کی ہے، یہ بات علماء اہلسنت شروع سے کہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور لاہور کی سرزمین گواہ ہے کہ اس سلسلہ میں ۱۹۳۸ء میں مسجد وزیر خاں میں ایک **فیصلہ کن مناظرہ** منعقد ہو چکا ہے، جس میں اہلسنت و جماعت کی طرف سے حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ تشریف لائے تھے، اور **دیوبندی** حضرات کی طرف سے مولوی **اشرف علی تھانوی** نامزد ہوئے تھے اگر اسوقت **تھانوی** صاحب میدانِ مناظرہ میں **تشریف لے آتے** تو صورتِ حال اس سے بہت مختلف ہوتی جیسی کہ اسوقت ہے۔ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب میدان میں نہ آئے، اور اختلافات کی خلیج بڑھتی چلی گئی۔

بہرحال اگر اب شورش صاحب اسطرف آئے ہیں تو بہت اچھا ہے۔ اگر وہ حرمتِ ناموسِ رسالت کے پیشِ نظر دیانتداری کے ساتھ اس بات کو طے کرنے کے خواہاں ہوں، اور جو قدم انھوں نے اٹھایا ہے، آگے پیچھے نہ ہٹائیں، تو ملک و ملت کے لیے یہ بات بہت بہتر ہوگی۔

حضرت مولانا ابو الکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب کا

"مکتوب بنام شورش کاشمیری"

گذشتہ دنوں مودودی خلفشار کے سلسلہ میں جو ردِ عمل شورش صاحب نے [illegible] پیدا کردہ ہے [illegible] کا ایک پرائیویٹ مکتوب حضرت صاحبزادہ صاحب کو موصول ہوا جس کے جواب میں آپ کی شدید مصروفیات کے باعث چند دن تاخیر ہو گئی اس کے بعد آپ نے باقاعدہ شورش صاحب کو مفصل جوابی مکتوب لکھا۔ ادھر شورش نے آپ کے جواب کا انتظار کئے بغیر چٹان میں آپ کو مکتوب بھیجنے کا حوالہ دے دیا نیز چٹان میں ایک کھلا مکتوب آپ کے نام شائع کر دیا اور جب آپ کا مکتوب موصول ہونے کے باوجود نہ چٹان میں اس کا ذکر کیا اور نہ ہی آپ کا مکتوب شائع کیا۔ حالانکہ صحافت و دیانت کے طور پر چاہیے تھا کہ جس طرح چٹان نے آپ کو پرائیویٹ و ملفوف مکتوب لکھا تھا اسی طرح آپ کا جواب بھی شائع کرتے بلکہ ایسی صورت حال قارئین پر واضح ہو جاتی اور [illegible] کا پس منظر سمجھنے میں آسانی ہوتی لیکن شورش صاحب کا منشا چونکہ محض شورش برپا کرنا ہے اس لئے انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اب ہم خود شورش صاحب کے نام حضرت صاحبزادہ صاحب کا مکتوب شائع کر رہے ہیں تاکہ قارئین کرام پڑھیں اور حق و صداقت کا ساتھ دیں۔

شورش صاحب کے نام صاحبزادہ صاحب کے مکتوب کا مضمون ابتدائی رسمیات و تحیات کے بعد حسب ذیل ہے:۔

۔ آپ کا شکایت نامہ موصول ہوا اور انتہائی [illegible] ہوئی۔ شکایت تو مجھے کرنی چاہیے تھی مگر یہ عجیب معاملہ ہے کہ الٹا آپ شکایت فرما رہے ہیں۔ آپ کا پرچہ مخصوص سلاست فکر [illegible] کی طرف سے بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا تھا مگر معلوم نہیں آپ نے کیا [illegible] کہ خواہ مخواہ ایک ناخوشگوار بحث چھیڑ کر اپنی ساکھ کو خراب کر دیا۔ پھر آپ نے جس طرح تحریر کیا اور جو انداز بیان اختیار فرمایا ہے اس پر [illegible] سے لوگوں کو حیرت و تعجب ہوا [illegible] آپ کے شایان شان نہیں تھا۔ اور آپ سے ایسی توقع نہیں ہو سکتی تھی کہ آپ [illegible] سے کوئی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ تو آپ کو چاہیے تھا کہ جس طرح آپ نے مجھے اب یاد فرمایا ہے اسی طرح اس میدان میں کودنے سے پہلے یاد فرماتے اور [illegible] کے ساتھ باہمی گفتگو سے ان اختلافات کا پس منظر سمجھتے اور ہمارا نقطہ نظر خیال فرماتے تو اس مسئلہ میں کوئی معقول و معتدل اور حسب حال تدبیر ہو جاتی اور کوئی مناسب قدم اٹھاتے جس سے اختلافات بڑھنے اور شورش پیدا ہونے کی بجائے کوئی مفید نتائج برآمد ہوتے مگر افسوس ہے کہ آپ نے یکطرفہ شور بپا کر دیا ہے اور دیوبند کے اکابر علماء اہلسنت پر جو حملے شخصی طور پر کئے گئے ہیں کہ جس سے اہلسنت کے وسیع حلقہ اور ملک میں ہیجان پیدا ہونا ایک لازمی و قدرتی امر ہے اور آپ کی ذات و شخصیت اور ملک و ملت کے لحاظ سے اس کے نتائج آپ بخوبی سمجھ سکتے۔

آپ نے جو مسئلہ زیر بحث فرمایا ہے اس مسئلہ میں آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ [illegible] علماء دیوبند کے مابین جھگڑے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں میں [illegible] کی عبارات [illegible] طور سے [illegible] ہے [illegible] کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے چٹان کا یہ اشارہ کس کی طرف ہے [illegible] تعجب ہے کہ [illegible] دوسروں کو [illegible] گفتار کے لئے منتخب فرماتے ہیں [illegible] سمجھتے ہیں۔

آپ نے بریلوی حضرات و علماء اہلسنت کے خلاف تو بڑا زور قلم صرف فرمایا ہے لیکن دوسرے فریق کو بالکل بری کر دیا ہے اور مجھے یہ عجیب بات ہے کہ [illegible] تنظیم اہلحدیث [illegible] جو گذشتہ تین چار ہفتوں سے مسلسل آپ کے خلاف لکھ رہا ہے لیکن اس کے خلاف آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ علماء اہلسنت کے خلاف آپ خواہ مخواہ لکھے جا رہے ہیں آپ کو یہ شکایت ہے کہ علماء بریلی علماء اہلحدیث و دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ لیکن شاید آپ کو یہ معلوم نہیں کہ خود علماء اہلحدیث و دیوبند اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے ہم مزاروں پر حاضر ہوں تو قبر پرست کہا جاتا ہے۔ بزرگان دین کے ہاں حاضر ہوں تو پیر پرست کی پھبتی کہی جاتی ہے میلاد [illegible] گیارہویں و ختم شریف کا فتویٰ چسپاں ہوتا ہے [illegible] کے چاول حرام کہے جاتے ہیں۔ شب برات کا حلوا [illegible] کی صورتوں تک پر فتویٰ بازی کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود آپ اس طرف سے چشم پوشی کرتے ہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

یقین جانئے کہ دیوبندی و بریلوی حضرات کے درمیان سب سے بڑا تنازع عظمت و شان رسالت کا موضوع ہے اگر علماء دیوبند شان رسالت کی تقصیر و تنقیص اور توہین و گستاخی کا موجب نہ بنتے تو اہلسنت کی طرف سے کبھی کچھ کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ تو صرف علماء دیوبند کا تحفظ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم صرف عظمت و شان رسالت کا تحفظ چاہتے ہیں تو آپ نے خود ہی بحث کو چھیڑ دیا ہے اور اس کا کوئی تحفظ نہیں فرمایا ہے۔ چنانچہ [illegible] کے چٹان میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ [illegible] علماء دیوبند [illegible] عبارتیں منسوب کی گئی ہیں [illegible] توہین و تنقیص کے بارہ میں [illegible] خیال پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] ہیں۔ آپ کی اس تحریر کے بعد آپ کا اور علماء بریلی کا اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ علماء بریلی کی طرف سے علماء دیوبند کی طرف جو عبارتیں منسوب کی گئی ہیں وہ ہر حال [illegible] قرار ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ علماء دیوبند کی طرف ان عبارات کی نسبت صحیح ہے یا غلط؟

اگر یہ نسبت صحیح ہے تو پھر علماء دیوبند خود آپ کے فتویٰ سے کافر قرار پاتے ہیں اور اگر علماء بریلی نے علماء دیوبند کی طرف ان عبارات کو غلط طور پر منسوب کیا ہے تو پھر آپ کو حق پہنچتا ہے کہ آپ علماء کے متعلق جو چاہیں فرمائیں لیکن اس کے لئے آپ کو زحمت تو کرنی پڑے گی کہ علماء بریلی کی تنقید کے مطابق علماء دیوبند کی کتب کو دیکھنے کی زحمت گوارا کرنا پڑے گی۔ اور اگر آپ وہ کتابیں دیکھیں گے تو آپ کو واقعی ان میں حسب ذیل [illegible] عبارات ملیں گی:۔

۱۔ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی درجہ زیادہ برا ہے (صراط مستقیم مولوی اسماعیل صاحب دہلوی صفحہ ۹۵)

۲۔ بعض علوم غیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان مولوی اشرف علی صاحب تھانوی صفحہ ۸)

۳۔ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا [illegible] میں کچھ فضیلت ہے [illegible] بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی صفحہ ۳، ۲۵)

۴۔ انبیاء اپنی امت سے [illegible] ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں [illegible] باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (تحذیر الناس صفحہ ۵)

۵۔ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے مرتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا (براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۲۶)

۶۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو [illegible] ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے [illegible] شیطان و ملک الموت کو [illegible] دیکھو [illegible] کہ آپ جذبات سے [illegible] [illegible] اختیار کریں [illegible] مقابلہ میں سے [illegible] سمجھی جاتی ہے [illegible] عبارات [illegible] علماء اہلسنت [illegible] عبارات کی [illegible] شان رسالت [illegible] [illegible]

اصل جھگڑا

(بہ جواب چیلنج)

کیا کسی دیوبندی مولوی کے لیے توہین رسول کرنا اور اجماع امت کا انکار جائز ہے؟

شورش کاشمیری اور اس کی جماعت اس مسئلہ کو در پردہ رکھ کر اپنی بریت اور تقدس کا اعلان کر رہی ہے اور عوام کے سامنے سنی اور دیوبندی اصل تنازعہ اور سے نقاب اٹھائے بغیر تمام دیوبند کے سر پر مظلومیت کا ہاتھ پھیر کر گستاخان رسول کو اہل سنت ثابت کرنے کی سعی ناکام کر رہی ہے۔ علمائے اہل سنت کا جرم یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ وہ توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے چار دیوبندیوں کو مسلمان نہیں کہتے اور دیوبند کے چار دیوبندیوں کے لئے یہ فیصلہ جرم کر دیا جائے گا علمائے اہل سنت کے نزدیک یہ ناحق عمل کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ واضح پہلو یہ ہے کہ دیوبند کے چار دیوبندی عالم قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد حاکم وقت جرم ہے۔ اگر دیوبندی اہل سنت اور شورش کا اصول یہ ہے کہ اقبال کے نظریے توہین رسول جرم ہے۔ کیا دیوبندی علماء کے لئے یہ جرم جائز ہے۔ یہ سب معلوم کرنا ہے کہ قوم کے سامنے آپ دیوبند کا یہ عقیدہ پیش کریں تاکہ اختلافات کی اصل وجہ عوام کے سامنے جائے۔ واضح ہو دیوبند کے چار پیشواؤں نے جو تحریریں لکھیں ہیں ہم ان کو نشر کیا جا رہا ہے اور تقریریں

بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی

قرآن مجید میں حضور سرور کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ جس سے حضور کی فضیلت کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے تو یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ اس آیت میں حضور کی خاتمیت سے خاتمیت زمانی مراد ہے یا زمانی سوا سکا لیکن خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ارشادات میں فرما دیا کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس سے واضح ہو گیا کہ آیت خاتم النبیین میں خاتمیت سے مراد خاتمیت ہے۔ حضور پاک کے زمانہ سے آج تک تمام سلف و خلف یعنی اکثر علمائے امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے اور یہ ہی امت کا اصل مسئلہ ہے کہ اس معنی کا انکار جو قطعی متواتر ہیں اور اجماع امت سے قطعی ہوں ان کا انکار کفر ہے اس کے متعلق خود دیوبندیوں کے مفتی محمد شفیع

صاحب اور مولوی محمد ادریس کی یہ عبارت ملاحظہ ہوں۔ آپ سے پہلے سارے نبی آپ سے ہی مستفید ہیں خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور استقلال کی طرف سے پیغمبر دنیا ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے علاوہ ازیں اہل دلیل کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا (ختم نبوت مولانا مفتی محمد شفیع صفحہ ۸)

خلاصہ کلام یہ کہ خاتم النبیین کے معنی

بانی دیوبند کے نزدیک عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس صفحہ ۳)

اس عبارت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد قاسم بانی دیوبند کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنے کہ آپ آخری نبی ہیں یہ نافہم اور جاہل لوگوں کا خیال ہے اہل فہم کے نزدیک یہ معنے صحیح نہیں اور ختم نبوت زمانی کا معنے لینے سے یہ آیت ہی سراسر غلط ہے پھر اس آیت سے اگر ختم نبوت مراد ہے تو بانی دیوبند فرماتے ہیں کہ اجماع کے معنی کے خلاف یہ بات کہتے ہیں آنحضرت ہیں کہ

خارجی ہیں پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہو گی اور افراد مقدرہ پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس بانی دیوبند صفحہ ۲۸)

اس عبارت سے بالکل عیاں ہے کہ بانی دیوبند کے نزدیک یہ معنے کہ خاتم النبیین یعنی کہ آپ آخر الزمان نبی ہیں بلکہ آپ کی ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آپ بعد میں بھی آنے والے خاتم النبیین کے یہ معنے کی بانی دیوبند کی تشریح کے مطابق حضور کے زمانہ میں یا بعد کے بعد اگر کوئی نبی ہو تو ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ خاتم النبیین کا یہ معنی ہی نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں بلکہ اس کا معنے یہ ہے کہ آپ ذاتی نبی ہیں باقی عارضی۔ اب دیکھئے خاتم النبیین کے معنے حضور نے بیان فرمائے کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور یہی معنے متصل بلکہ متواتر ہیں مگر بانی دیوبند نے اس کو عوام جہلا کا خیال بتایا اور اپنی طرف سے اس معنی اجماعی کے خلاف ذاتی وعارضی کے معنے گھڑ لیے اب مفتی محمد شفیع دیوبندی کی عبارت پھر ایک دفعہ پڑھیئے۔

پھر ایسے لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں اور یہ عقیدہ آپ کا ہی عقیدہ ہے (ختم نبوت مفتی محمد شفیع صفحہ ۸)

اور ساتھ ہی مولوی محمد ادریس دیوبندی کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

واضح ہو گیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہیں (مسک ختام مولوی محمد ادریس کاندھلوی صفحہ ۲۲)

مولوی محمد قاسم بانی دیوبند خاتم النبیین کا معنے آخری نبی ہیں مسلمہ اور اس کا معنے عرضی ذاتی ہیں اور مفتی محمد شفیع صاحب کہتے ہیں کہ اس آیت میں جو خاتم النبیین آیا ہے جو شخص اس کے معنے آخری نبی نہ مانے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں یہ معنے قطعی اور اجماعی ہیں۔

> ## تمیزِ حق و باطل مصطفےٰ کی مدح خوانی ہے
>
> مولانا حمید الدین علی صاحب (درگاہ کرشن نگر)
>
> درود اس نام پر جس سے عدو کا راز ہے پیدا
> تمیز حق و باطل مصطفےٰ کی مدح خوانی ہے
> سلام اس ذات پر جس کی ولادت نور ہے جس کا
> نبی کی شان کا انکار ذلت کی نشانی ہے
> نہ بھولے ہیں نہ بھولیں گے وہ شان مصطفےٰ کو
> نہ جھولے گی کبھی تیغ جن کی بے ادبی کر
> پسند آئے انہیں کیونکر عدو تنقیص پیغمبر کی
> جنہیں محبوب ہے سرمایہ جان سے کریم رانجیدہ
> مسلمانو! گمان ہے آج بھی جن کی جانوں پر
> ہے گرانی اب جنہیں تم آج بھی تقلید فضائل پر
> ہے غداری کا جن کی مشرقی پنجاب وادی
> ہے جن کی بے دلی پر زور خوش تیرا ہو روئی
> ہیں آج ملک پاکستان سے جن کو عداوت ہے
> بتاں کہتے ہیں جن کی رہ و رسم محبت ہے
> جنہوں نے کچھ نہ بچا سوا اسلام کو چھوڑا
> رسول اللہ اور اللہ کی الفت سے منہ موڑا
> کہ باور کیجئے یا دنیا سمت ہونے والی ہے
> تمہاری دورِ رسالت کی شہادت بکنے والی ہے
> جو ہر شے کے پجاری ہیں ہمیں مشرک بتاتے ہیں
> خدا کی شان ہے اشخاص تجھے منہ کرتے ہیں

خاتم النبیین کے معنے یہی میں جو یہ آیت ختم نبوت اس کے یہی معنے لیں اور مسلمان سمجھے اور بھی صاحب نے اس ہی سے قرآن اور اس کی تفسیر میں بھی انہوں نے یہی معنے لیے ہیں یعنی تمام علماء امت سے آج تک بھی تمام معنی لیے ہیں (صفحہ ۱۰)

اس معنے کا جو آیت خاتم النبیین سے ختم نبوت زمانی ہی مراد ہے اور فضیلت ذاتی بھی اسی سے حضور نے بیان فرمائی اس پر صحابہ کرام سے لے کر تمام امت کا اجماع ہے اور اس آیت سے اس معنے کا انکار کفر ہے اب مولوی محمد قاسم کا بیان پڑھئے وہ لکھتے ہیں۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر

تو اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض (تحذیر الناس صفحہ ۴)

اس سے صاف عیاں ہے کہ بانی دیوبند کے نزدیک اس آیت سے خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ ذاتی نبی ہیں اور باقی بالعرض اور جب آپ کی خاتمیت کے یہ معنے اس آیت سے مراد ہیں کہ آپ آخر الزمان نبی ہیں تو بعد صادق لکھتے ہیں۔

اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد

سوادِ اعظم
کثیر الاشاعت پرچہ ہے۔
اس میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں

انگریز پرست کون تھا؟

وہابیت کی کہانی سرسید کی زبانی

ڈاکٹر ولیم ہنٹر ... کے جواب میں سرسید احمد نے اپنی تصنیف ... ہنٹر کی مشہور کتاب ہندوستانی مسلمان میں بیان کردہ بعض غلط فہمیوں کا ازالہ اور چند غلط اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے ... [illegible] ... میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں چونکہ وہابی غیر مقلدوں اور ان کے ہم عقیدہ دیوبندی ... کی تاریخ بیان کی ہے ... عام بصیرت کے لئے ... نقل کرتے ہیں ... [illegible] ... انعام دیا جائے گا۔ سرسید لکھتے ہیں:

" ... ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیت اور گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنے کی ایک ہی بات بیان کی ہے ... میں اس کی نسبت گفتگو کرتا ہوں ... میری دانست میں تمام دنیا کے اشخاص نے شاید وہابیت کے اصلی معنی کو بہت ہی کم سمجھا ہے اور اس کی اصلیت کو اس طرح پر بیان کرنے کو ... [illegible] ... وہابی کو اسلام کے اندر ... ہے۔" (صفحہ ... صفحہ ...)

[illegible]

... میں سنہ ... کے شروع میں ... ہندوستان میں ... بادشاہ ... [illegible] ... وقت میں ...

[illegible]

... ہندوستان کے ... [illegible] ...

... ہندوستان میں وہابیوں کی تاریخی کیفیت ... [illegible] ... مولوی اسماعیل صاحب ... سید احمد صاحب نے ... انگریزی عملداری میں ... سکھوں پر جہاد کیا ... [illegible] ... مولوی محمد اسماعیل صاحب اور سید احمد صاحب ...

[illegible]

... مولوی محمد اسماعیل صاحب تھے ... مولوی اسماعیل ... نے ... [illegible] ... کی حیثیت ... گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ... سکھوں پر جہاد کرنے ... انگریزوں سے جہاد کرنا ... [illegible] ... انگریزوں پر جہاد کرنے ... صاحب نے فرمایا کہ ہم انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو ... [illegible] ... انگریزوں پر جہاد ... [illegible] ...

[illegible]

> **دیوبندی مذہب کی بنیاد صرف پیٹ پرستی اور چندہ گری پر ہے**
>
> **مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی آخری وصیت**
>
> **موت کے وقت چندہ گری وطلب زر کی ہوس**
>
> "میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو، وصیت کرتا ہوں کہ ہر آدمی مل کر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار (محمد تھانوی) کے لئے اپنے ذمہ رکھ لیں تو امید ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہوگی۔"
>
> (تنبیہات وصیت تھانوی صاحب صفحہ ۲۳ سطر ۱)
>
> اللہ کے بندے ... نہ خدا یاد نہ رسول ... فکر لگا ہے تو روپیہ ... کا ... چندہ ہے۔ جو چندہ دے وہ مسلمان مومن جو چندہ نہ دے وہ مشرک اور بدعتی ... مرد چندہ وہ مبارک ...

[illegible]

... (صفحہ ...) (باقی آئندہ)

(جناب رفیق احمد صاحب)

غدر کی کہانی

نواب صدیق حسن کی زبانی

مولوی اسماعیل نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کبھی نہیں دیا۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے لکھا ہے۔ "انہوں نے اپنی کسی کتاب میں بھی جہاد کا نہیں لکھا ہے چہ جائیکہ ذکر جہاد پا ہر کار عالیہ انگریزی کا بلکہ سرکار نے ان کی نسبت معاملہ قدر شناسی کا اس وقت میں فرمایا تھا۔ چنانچہ تحریر سید احمد خاں تہذیب سے ہویدا ہے۔ اگرچہ بہت سے مفسدین نے ان کا اشتہار فسق و فجور کا ان کے مقابلہ میں بہت اشتہار دیں لیکن حکام انگریزی نے اس کی سماعت نہیں کی۔ اور کسی کو ان سے تعرض کیا۔" (ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خاں مطبوعہ [illegible] صفحہ ۵۰ و ۵۱)

مولوی صدیق حسن خاں نے اپنی کتاب کے دوسرے مقام پر وضاحت سے لکھا ہے: "سید احمد شاہ صاحب نصیرآباد بریلی میں ایک شخص تھے۔ جنہوں نے بہت خلق کو فساد سے روکنے پر قائم کیا اور لاہوں اور فساد کے کاموں سے روکا اور پھر وہ ہندوستان سے چلے گئے۔ اطراف پنجاب پر سکھوں سے رہتے ہیں۔ وہاں سرکار کا دشمن بتلایا۔ حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزاروں مسلمان تیرہ انگریزوں کے ان کے مرید ہو گئے تھے۔ انگریزوں نے کبھی بھی زیادہ مانع سرکار انگریزی کے خلاف نہیں کیا اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض فرمایا۔ حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لے کر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزاروں مریدوں کو لے کر ہندوستان کے شہروں میں وعظ و نصیحت کرتے پھرے۔ ان کی تصدیق کے واسطے تحریر سرسید احمد خاں کی ایسی آئی کافی ہے۔ جو انہوں نے جواب میں ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص اشخاص میں چھاپ دی ہے۔ اور انگریزی میں کمال ہے۔ اس میں صاف بیان کیا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور ہنٹر صاحب بجز اس کا اور ہنٹر ہی کہ وہ سب اس اسلام سے ملک ہندوستان کا اور انگریزی قابوں کا مین ہو گیا تھی وہابیوں کی خیالی کرتے ہیں بعض کا سبب ۱۱ ترجمان وہابیہ صفحہ ۵ و صفحہ ۶ (صدیق حسن خاں اپنے بیان کی تصدیق میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ "تقویۃ الایمان۔ نصیحت المسلمین۔ کتاب صراط مستقیم وغیرہ ان میں سے جہاد کا نام تک بھی نہیں۔" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۵۹)

خورشید صاحب تو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں اور علماء نے غدر کیا۔ انہیں وہابی دیوبندیہ کے امام و پیشوا مولوی نواب صدیق حسن والی بھوپال کی لکھی کتاب پیش ہیں۔ نواب صاحب صراحت لکھتے ہیں۔ "جو لوگ غدر میں شریر و فساد کرتے اور حکام انگلشیہ سے بر سر فساد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے۔ نہ متبعان حدیث نبوی جو کہ محمد کے واسطے پیروی کی سنت واسطے سب کے نام میں مقابلہ ماشی و فتویٰ دے دیا اور غدر کو اور وہ اپنی شریعت کے خلاف عام حکام کے ذہن میں اس خیال غلط تحریر کی قبل رہا ہے۔" ترجمان وہابیہ صفحہ ۷

نواب صاحب رقم طراز ہیں: "زمانہ غدر میں مولوی اور مفتیوں نے بعض لوگوں کے زبردستی جہاد کے مسئلہ پر شہر دہلی میں فتویٰ لکھا یا جس نے دستخط پہ میں کر دیا جب مرزا ولی اللہ کا فر فرشتہ پیاسا ہو وہ مہر لگنے والے اور فتویٰ لکھنے والے بھی فدائیوں کو نہ تھے بلکہ اہل سنت اہل حدیث کہ آج کل یہ دوسرے وہابی نام رکھتے ہیں" (ترجمان وہابیہ صفحہ)

خورشید صاحب! آپ نے امام وہابیہ کی زبانی غدر کی کہانی بھی سن لی ہے۔

نواب صاحب یہ فرماتے ہیں: "غدر مسلمان ہونے والوں کے حق باہمی امن پسند کسی مسلمان کے نزدیک اطاعت اور فرض ہے دکان رعایت ہے اور غدر میں جو لوگ نادانی عوام کے تحت فساد پر آمادہ ہو کر جہاد کا جہاد ظاہر کرتے تھے۔ اور علماء دیوبند و فقہاء و تعدی سے مارے گئے اور لوٹ مار پر ہاتھ اٹھا کر ان اصول دہلی پر ظاہرا قانون و شریعت ہو گئے انہوں نے سخت فاسق کی اور تصدیق کی۔ یہ سب کر قرآن و حدیث کے مطابق ہی شرعی جہاد کی موجود دلیلیں صرف مولوی عام فساد، خیال پر وکالت دلائل تک شائع کیے اور کے دوران میں اور مقررین کی ہے وہ اپنے ہوئے تھے ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کسی کا تاریخ میں طرح ہو کہ تجربہ خود بالکل جنیت اور نجات کی ان کی تعلیمات تھیں مذہب اسلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف کے حال سے خوب واقف ہے۔ اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۰)

"آج کل عام مسلمان جن کو علم دین سے بہرہ نہیں یا وہ ارباب دولت جنہیں اسلام کی خوبیوں سے ذرہ برابر کی باتوں سے بالکل واقفیت نہیں جس کو جہاد سمجھ رہے ہیں وہ حقیقت میں شرع کے موافق کچھ ہیں اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے اس کا قائل اور حضرت نہیں جو جنگ ہم غدر میں ہر ایک ہندوستان میں ہوا اور دوبارہ وہ ہندوستان جاکر کے لوگوں نے علم جہاد جہاد ہندوستان کے مسلمانوں میں قتل و فساد ہوئے" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۵ و صفحہ ۶)

"مسلمانان ہند کو ایسی حالت موجود ہے کہ بہار و امان علمائے دین کا اور عوام بحرم کا امام ہے اور ہر ایک کو بہ مذہب اسلام کے لئے موجب امن شیئی و گورنمنٹ کے برابر سر دربار قیصر دہلی کے طرح کی مراعات اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مخالفین جہاد خیال کرنا خبط ہے اور ہر ایک وحشیوں کی طرح بے قاعدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرنے اور اس کو جہاد کہے وہ بالکل شریعت کے خلاف عمل ہے اور مفت ناحق جان مال لوگوں کا ضائع کرتا ہے" (ترجمان وہابیہ صفحہ)

کیا خیال ہے خورشید صاحب! نواب صاحب کی رائے سے آپ کو اتفاق ہے؟ جیسی مذہب تعدیلا ارشاد ہوتا ہے آپ کے جہادیوں کے متعلق:

"ہر شخص اس بات کو خوب جانتا ہے کہ غدر کے وقت میں جب ظلم سرکار انگلشیہ ہی جو کہ اور ظلم و تعدی جو ان سے بنا صاحب کچھ کیا اس وقت میں وہ صاحب جن کو اپنے عقیدہ اور کا یہی خیال ہے وہ اپنے زور پر برقرار ہے اور وہ لڑنے والے جو اہل عالم سے ہر سرکار اور جس نے اس کے برخلاف کیا وہ صرف ناحق جنگ کو زبر دست بیان صحیح اور شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور شکنی اور بے وفا اپنے دین میں بھی اور مرتکب فساد اور گناہ کا بھی کیا۔ اور قیامت کے دن اس کا جو حال ہو گا وہ بھی وہاں کھل جائے گا۔ غرضیکہ وہ شخص دونوں جہان کے زیان اور دونوں عالم کے نقصان میں گرفتار ہوا۔" (ترجمان وہابیہ صفحہ)

لیجئے خورشید صاحب! اسماعیل آپ کے انگریزی کے مخالف تھے۔ ہم اور نواب صاحب کہتے ہیں کہ وہ انگریز کے آدمی تھے۔ اگر ان کو انگریز کا مخالف مان لیا جائے تو

ہم باجرم

(نیز نظر بیش شاہجہانپوری کا جواب کہ شورش کاشمیری کی نظم "علمدار" کے جواب میں)

قسم خدا کی مسلمان بنا کے چھوڑوں گا
تیرے فکر نے لگائی ہے آگ ملت میں
مذاق تو نے اڑایا ہے اہل سنت کا
تیرے غرور کی ڈنڈی اڑا کے چھوڑوں گا
نفاق و بغض کا اک بیج بو دیا تو نے
وہ اور تمیں میں سر شام جام آتا ہے
تیرے مقام سے واقف ہیں خوب اہل نظر
چلائے تیر جانوں کی آڑ سے تو نے
تجھے خبر ہی نہیں کیا ہے منافقا جوال میں
زمانہ جان گیا تیری فتنہ انگیزی
جو آگ تو نے لگائی ہے ملک و ملت میں
تمام عمر گزاری ہے تو نے چندوں پر
تری نزاع و قلم سے کلید عادت کی
تیرا دماغ فلک پر چڑھا دیا کس نے
تیری نظر میں خودی کا کوئی جواز نہیں
ابھی تو وقت ہے پہلا ہوں اب شاعر کا
ملے ہے فکر مجھے بانگ و رحمت سے

در رسول پہ تجھ کو جھکا کے چھوڑوں گا
میں تیرے فکر کی شورش بنا کے چھوڑوں گا
تجھے بھی ایک تماشا بنا کے چھوڑوں گا
میں تیرے مال کو بالکل جلا کے چھوڑوں گا
یہ تیرا غرور مستی ملا کے چھوڑوں گا
اسی تحصیل پہ سرسوں جما کے چھوڑوں گا
خلوص مقام سے تجھ کو بٹھا کے چھوڑوں گا
تیری چٹان پہ راکٹ چلا کے چھوڑوں گا
خدا کرے یا دوا کر اک دن جگا کے چھوڑوں گا
یہ میرا عزم ہے فتنہ دبا کے چھوڑوں گا
اسے میں اپنے لہو سے بجھا کے چھوڑوں گا
تیرا فسانہ میں سب کو سنا کے چھوڑوں گا
یہ راز قوم کو بھی بتا کے چھوڑوں گا
تیرے دماغ کو اگر و اجزا کے چھوڑوں گا
تیری نگاہ سے پردہ ہٹا کے چھوڑوں گا
تجھے تو خون کے آنسو رلا کے چھوڑوں گا
ہر مرد کو تیرے جھکا کے چھوڑوں گا

(ارشاد فیض ثاقبی)

نواب صاحب کے فتویٰ مذکورہ کے مطابق اسماعیل خزانہ وہابیاں میں گرفتار ہو گئے ہیں یا نہیں؟

ذرا کلیجہ تھام کے پڑھیے شورش صاحب

مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس میں بخت خاں باغی نے ان کو شریک کرنا چاہا تھا۔ جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری (بٹالوی) بھی اب تک جو رسالہ پرچہ اشاعت السنہ جہاد کی نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہیں پھر وہ [illegible] پرچہ گورنمنٹ مذکورہ [illegible] میں یہ لکھا دیکھا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے [illegible] کا مقالہ [illegible] ثابت کیا ہے۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ [illegible])

پھر لکھا ہے۔

"اسی وقت مولوی عبداللطیف خان بہادر [illegible] کلکتہ نے اس خیال کے رد میں عام مسلمانوں کی طرف سے ایک رسالہ مختصر [illegible] تمام اطراف ہندوستان کے عالموں اور نیز علماء مکہ و مدینہ کے فتوے نقل کئے تھے جس سے صاف طور معلوم ہو جاتا ہے کہ تمام فتاویٰ مذکورہ کی رو سے [illegible] کی حقیقت موجود ہو [illegible] ہندوستان کے دار الاسلام [illegible] ہے (صفحہ ۹ کتاب مذکور)

مزید ارشاد ہے۔

"زمانہ غدر میں جو لوگ سرکار انگریزی کے [illegible] جہاد نہ تھا بلکہ فساد تھا۔ صفحہ [illegible] سطر [illegible]

اس صفحہ پر لکھتے ہیں:

"[illegible] بغاوت جو ہندوستان میں برپا ہوئی [illegible] اس کا نام جہاد رکھنا ان لوگوں کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہیں ہیں"

شورش صاحب! اب ذرا [illegible] فتوؤں ملاحظہ کیجیے جس پر تمام اطراف کے علماء وہابیہ دیوبندیہ نے دستخط کئے تھے۔ نواب صاحب لکھتے ہیں۔

"دیگر فرق اسلام نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ فرقہ موحدین مثل وہابیوں [illegible] کے ایک [illegible] فرقہ ہے اور نیز یہ لوگ [illegible] ہیں [illegible] گورنمنٹ ہند [illegible] قوم [illegible] ہیں۔ اور [illegible] جنگ و فساد [illegible] ہیں۔ (ایضاً)

فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کر کے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ کے نزدیک بغاوت کے الزامات دور کر کے اپنا عقیدہ اطاعت سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ [illegible] میں مولوی محمد حسین [illegible] کے جواب [illegible] سوال [illegible] اس فتوے کے دیا تھا۔ کہ گورنمنٹ سے مسلمان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید میں [illegible] چاہیے یا نہیں [illegible] جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد [illegible] مذہبی مقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا مقابلہ کسی حاکم کے کہ جس نے [illegible] مذہبی [illegible] شریعت اسلام کے خلاف ممنوع ہے اور وہ لوگ جو مقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی بادشاہ کے کہ جس نے آزادی مذہب دی ہے ہتھیار اٹھاتے ہیں اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہیں [illegible] وہ لوگ [illegible] ہیں۔

پھر مولوی محمد حسین نے اپنے اس فتوے اور جواب کی تصدیق میں کل علماء ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے کی کاپی [illegible] علماء ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق [illegible] ہند کو ہتھیار اٹھانا اور جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف شریعت [illegible] علماء ملک پنجاب و ہند نے [illegible] مولوی محمد حسین کی [illegible] اپنے [illegible] دستخط و مہر کر کے مولوی محمد حسین کی [illegible] بہت سچا [illegible] اور سب نے [illegible] اسلامی [illegible] بمقابلہ گورنمنٹ ہند [illegible] فرقہ موحدین [illegible] خلاف [illegible] اسلام کے [illegible] محمد حسین نے [illegible] گورنمنٹ ہند [illegible] شریعت اسلام [illegible] برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف [illegible] اسلام و شریعت [illegible] خیرخواہی گورنمنٹ ہند [illegible] مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہ دونوں رسالے [illegible] مولوی محمد حسین [illegible]

جھوٹا کون ۔۔۔ ؟ شورش!

یا گنگوہی اور اسماعیل دہلوی ۔۔۔!

مسٹر شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان نے اپنی [illegible] کی اشاعت میں [illegible] جماعت احرار کے سرگردہ لیڈر قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے نام [illegible] پیران طریقت [illegible] گنگوہی اور اسماعیل دہلوی کے نزدیک [illegible]

[illegible] تو بتا [illegible] کس طرح [illegible] کریں

انکشافات [illegible] مشرک [illegible] شورش صاحب! آپ نے جن [illegible] کے ساتھ [illegible] نہیں؟ [illegible] آپ نے [illegible] توثیق [illegible] یا نہیں؟

اب دیکھیے آپ کے [illegible] مولوی [illegible] آپ [illegible] مولوی اسماعیل

[illegible]

دہلوی کے نزدیک ابوجہل کی برابر مشرک ہو گئے۔ مولوی اسماعیل قتیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے [illegible] صاحب سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور بادشاہ [illegible] (تقویۃ الایمان صفحہ [illegible])

[illegible] نقصان [illegible] (تقویۃ الایمان صفحہ ۹)

[illegible] ابوجہل اور وہ مشرک ہیں (تقویۃ الایمان صفحہ [illegible])

[illegible] مصیبت کے وقت [illegible] سو وہ مشرک ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان صفحہ [illegible])

شورش صاحب! آپ [illegible] مولوی اسماعیل دہلوی کے نزدیک شرک میں ابوجہل کے برابر [illegible] مشرک ہو گئے۔

اب [illegible] مولوی اسماعیل دہلوی کی [illegible] کا اعلان [illegible]

اب [illegible] مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ بھی دیکھیے۔ (باقی ہے)

مشرک گروں کا دیوبندی ٹولہ

انگریزوں نے اپنی حضرت کی تنخواہیں دے کر کھڑا کیا تھا اور اس انگریزی لشکر کے انچارج مولوی اشرف علی تھانوی تھے جو کہ ۶۰۰ سو روپیہ ماہوار (سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ) انگریز سے تنخواہ پا کر مسلمانوں کو مشرک بدعتی کہتے تھے۔

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کا اقرار

دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے (مکالمۃ الصدرین صفحہ ۹)

اب وقت آ گیا ہے کہ انبیاء اولیاء کے گستاخوں اور انگریز ایجنٹوں کی مجمی سازش کو بے نقاب کر دیا جائے۔ ادارہ سواد اعظم اب ان کی [illegible] ٹھیکیداری کو بے نقاب کر کے چھوڑے گا۔ (بجواب چٹان)

کافر ساز کون؟ بریلوی یا دیوبندی

اگر تم سمجھو! دو جاٹوں کی باتیں

انقلاب آیا تو ... پاکستان کی ...

گٹو ...

طبِ یونانی کا بہترین تحفہ

کسی بات کا بھول جانا ایک عام مرض ہے

... قوتِ حافظہ کی اصلاح کیلئے

روشن دماغ

مولانا غلام مرشد [illegible]

ایں چہ بوالعجبی است!

[illegible]

جماعت کو [illegible] [illegible]

[illegible]

بقیہ عدالت تحقیقات کی رپورٹ

سوال:۔ پھر احرار نے اپنا نظریہ تبدیل کیوں کر لیا؟

جواب:۔ جب تک ہم کانگرس کے ساتھ تھے [illegible] لیکن جب پاکستان [illegible] تو ہم نے اپنے آپ کو [illegible] پارٹی میں تبدیل کر دیا۔

سوال:۔ جب احرار کانگرس کا ساتھ دے رہے تھے تو [illegible]

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا آپ اب تک اس مذہبی عقیدے پر قائم ہیں؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا احرار قوم پرست مسلمانوں کی ایک جماعت تھا؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ [illegible] کانگرس کا تھا۔

جواب:۔ جی ہاں!

سوال:۔ کیا جمعیۃ العلماء بھی قوم پرست مسلمانوں کی ایک جماعت تھی؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ [illegible] غالب حیثیت رکھتا تھا۔

جواب:۔ جی ہاں

سوال:۔ کیا آپ کانگرس کے اس نظریہ سے متفق تھے۔

جواب:۔ جی ہاں۔

[illegible] (رپورٹ [illegible])

باقی پھر

بقیہ۔ جھوٹا کون؟

[illegible]

[illegible]

وہ حقیقت یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

نماز کی کتاب [illegible]

[illegible] سے متعلق [illegible] تفصیل سے درج ہیں۔

قیمت [illegible]

جن کتابوں میں اہانت رسول اللہ توہین اولیاء کرام ہے انکو پاکستان میں فوراً ضبط کیا جائے تاکہ مسئلہ تکفیر خود بخود ختم ہو جائے

سرکاری اور غیر سرکاری حلقے مسئلہ تکفیر کو اچھال رہے ہیں، یہ مسئلہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے

دو ماہ سے "چٹان" ملک میں شورش برپا کر رہا ہے جس سے مشتعل ہو کر دیوبندی ٹولے نے قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ہیں، اور بالاکوٹ کی تاریخ کہ پٹھانوں کو مشرک کہہ کر چڑھائی کی تھی اُسے اب بار بار دہرایا جا رہا ہے، مگر حکومت نے ابھی تک چٹان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی، ان تمام شور و غوغا کی ذمہ داری چٹان اور حکومت پر ہے

لاہور کا ایک ہفت روزہ پرچہ "چٹان" دو ماہ سے ملک میں مسئلہ تکفیر کی آڑ لیکر فتنہ و فساد اور اشتعال انگیزی پھیلا رہا ہے، جس پر مشتعل ہو کر دیوبندی ٹولے نے علماء و اہل سنت پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ بقول مدیر چٹان "شورش" یہ فتنہ لائلپور سے اٹھا ہے، لیکن اگر یہ صحیح ہے، تو سارے ملک میں اس آگ کو پھیلانے کا فرض لاہور سے چٹان نے سرانجام دیا ہے، حالانکہ یہ مسئلہ تکفیر ان کتابوں کی عبارتوں پر مشتمل ہے جن میں توہین رسول پائی جاتی ہے۔ اب سے دو ماہ قبل یہ مسئلہ بقول شورش، لائلپور میں تھا، مگر اب یہ مسئلہ سارے پاکستان میں پھیل چکا ہے، جس کی وجہ سے دیوبندیوں کی طرف سے علماء و اہل سنت پر قاتلانہ حملے شروع ہو چکے ہیں، مگر حکومت نے ابھی تک اسکے انسداد کی کوئی تدبیر عمل میں نہیں لائی ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ "چٹان" کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے علاوہ ان تمام کتابوں کو ضبط کیا جائے جن میں توہین رسول پائی جاتی ہے، اور انکے ناشرین و مصنفین ان سے لاتعلقی کا اظہار کریں۔ اس اقدام کے بعد مسئلہ تکفیر کے متعلق تمام تحریریں کالعدم خود بخود ہو جاتی ہیں [illegible]

<table>
<tr><td>جلد ۶</td><td>۱۵ - جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ</td><td>چہار شنبہ</td><td>۱۴ - ماہ نومبر ۱۹۶۲ء</td><td>نمبر ۲۲</td></tr>
</table>

انگریزوں سے کس نے انعام حاصل کیا اور شمس العلماء کا خطاب کس نے پایا؟

کوئی حوالہ غلط ثابت کرنے پر دس ہزار روپے انعام

لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

تواریخ عجیب یعنی کالا پانی تالیف مولوی محمد جعفر تھانیسری [illegible] شائع کردہ [illegible] کے صفحہ ۳۲ و ۴۲ میں لکھا ہے کہ:-

"اہلحدیث کے علماء ہمیشہ سرکار سے وفادار رہے [illegible] اور کبھی خلاف تہذیب [illegible]

[illegible] بغاوت ۱۸۵۷ء کے عام فتنہ کے وقت بجائے بغاوت اور فساد کے دہلویوں نے انگریزوں کی میم اور بچوں کو باغیوں کے ہاتھ سے بچا کر اپنے گھروں میں چھپا رکھا۔"

اس کے بعد صفحہ ۴۳ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:-

"شیخ الکل میاں نذیر حسین

اور انکے ماجزوں نے مسز لیسنس کو ۱۸۵۷ء میں ساڑھے تین ماہ اپنے گھر میں چھپائے رکھا اور پھر بحفاظت تمام برٹش کیمپ میں پہنچایا اور نقد انعام حاصل کیا [illegible] سرٹیفکیٹ حاصل کیے [illegible]

(سوانح عمری میاں نذیر حسین [illegible])

اسی کتاب کے صفحہ [illegible] پر بعنوان ذیل مرقوم ہے:-

"اہل حدیث کی خیر خواہی

[illegible] گورنمنٹ [illegible] اہل حدیث [illegible]

[illegible]

اسی مضمون کے حاشیہ پر کتاب ہذا میں صفحہ [illegible] پر ہے:-

"جماعت اہلحدیث کے سرگروہ مولوی محمد حسین بٹالوی [illegible] انگریزوں سے موافقت اور وفاداری کا ثبوت [illegible] جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ [illegible] "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" تصنیف کیا، اس کتاب کے ترجمے اردو و انگریزی اور عربی میں ہوئے۔ انگریزی [illegible] سر چارلس ایچی سن لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے نام معنون کیے گئے ہیں [illegible] مولوی مسعود عالم ندوی مرحوم لکھتے ہیں [illegible] اس کتاب پر مولوی محمد حسین بٹالوی کو انعام سے بھی سرفراز ہوئے۔ جماعت اہلحدیث کو فرقہ کی شکل دینے میں ان کا خاص حصہ ہے [illegible]

علماء دیوبند [illegible]

شمس العلماء کا خطاب

اسی مذکورہ کتاب "تواریخ عجیب" کے صفحہ ۲۶۲ - ۲۶۳ میں ہے کہ:-

مولانا سلیمان ندوی نے اس (شیخ الکل میاں نذیر حسین کے حالات کے سلسلہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] نہایت غور سے تحقیق کی گئی [illegible]

[illegible] کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا [illegible] جب میاں صاحب حج کو تشریف لے گئے تو کمشنر دہلی کا خط ساتھ لیگئے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو "شمس العلماء" کا خطاب ملا۔"

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت ۔ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سیرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معتبر و مستند کتاب

ترجمۃ الشفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ

جسکو حامی سنت ناصر ملت حضرت علامہ مفتی غلام معین الدین صاحب نعیمی نے اصل عربی کتاب کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا ہے

- حضور سیدنا عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات و حالات اور سیرت پاک پر مشتمل ہے
- واعظوں، خطیبوں کیلئے بے مستند ذخیرہ ہے
- مخالفین اسلام و شورش پسند معاندین مذہب اہلسنت کا مدلل و مسکت جواب ہے
- ہر مسلمان اسکو پڑھکر اپنے ایمان میں نورانیت و سرور اور مسرت محسوس کرے گا

قیمت:- حصہ اول چار روپے ۔ حصہ دوم چار روپے ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

آج ہی طلب کریں

ملنے کا پتہ:- مکتبہ سواد اعظم، لال کھوہ، موچی گیٹ، لاہور

[illegible]

حرفہائے گفتنی

خارا شکن کے قلم سے

ہم بہتان پیش کر رہے ہیں، لیکن اس طرف سے مسلسل بہتانات کا سیلاب امنڈا چلا آ رہا ہے۔ مسلمانوں کی آزادی کے نام پر انگریز کی راہ کی جاتی ہے ـــــ علمی اجلاس کو چھپانے کے لیے نخوت و رعونت کے پھندے لگائے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی برگزیدہ ہستیوں، اولیاء اللہ، علماء اہل سنت کے خلاف بہتان تراشیاں کی جا رہی ہیں، اور ان پاک سیرت انسانوں کو جن کی تمام زندگی سیرت نبوی کے اتباع میں گزری تھی، گالیاں دینے کے لیے اسلام کے ان باغیوں نے مشہور دشنام طراز ایڈیٹر "آتش بازار" کو کرایہ پر لے لیا ہے جس کی خاندانی شرافت سے اس بازار کا بچہ بچہ واقف ہے ـــــ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس بازار کی باتیں کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ باتیں دیوبندی مولویوں کو ہی مبارک ہوں۔ ہماری تربیت تو اللہ کے نیک بندوں کی صحبتوں میں ہوئی ہے ـــــ بعض سادہ لوح یہ سوال کرتے ہیں کہ وقت کا تقاضا ہے کہ فرقہ وارانہ بحثوں سے احتراز کیا جائے ـــــ ان لوگوں کی آگاہی کے لیے ہم عرض کرتے ہیں ـــــ یہ ان لوگوں کی معنوی اولاد ہیں جنکی غداری کی بدولت مسلمانوں سے بلاد کفر پر غیروں نے قبضہ کیا تھا ـــــ یہ وہی لوگ تھے جنکی غداریوں سے مسلمانوں کو سرزمین اندلس سے ذلیل و خوار ہو کر نکلنا پڑا ـــــ جعفر بنگال اور صادق دکن سے اس ٹولہ کا نسبی رشتہ ہے ـــــ اور آج بھی جبکہ دنیا بھر میں خطرات کے سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں، اور اسکا احساس مقتدر حلقوں سے لیکر ہر حساس پاکستانی کو پوری شدت کے ساتھ ہے ـــــ یہ بھارتی ایجنٹ ملک میں ابتری پیدا کرنے کی ذلیل ترین حرکت کر رہے ہیں۔ مودودی گاندھی، دشمن اسلام اور نظریہ پاکستان کا بدترین مخالف ابوالکلام آزاد کے عقائد خبیثہ کو قائد اعظم کی روح کو اذیت پہنچائی جا رہی ہے، تو کہیں ملک میں فرقہ وارانہ منافرت پیدا کر کے ملک کی سوادِ اعظم جماعت کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے

ان کی روش پر تو کوئی حیرت نہیں، لیکن ہم حیرت میں ہیں کہ ان کے حواری کہاں ہیں جنھوں نے ان لوگوں کو اسلام دشمنی اور ملک دشمنی پر پروپیگنڈے کی کھلی چھٹی کی مہلت کی بنا پر دے رکھی ہے۔

ـــــــــــ

فروعات دین میں علم و فکر کی بنا پر اختلاف رائے ایک حد تک قابل برداشت ہوتا ہے اور اس پر بحث و جدال کا معرکہ گرم کرنا چنداں مستحب نہیں ـــــ لیکن کوئی ایسی عبارت جس سے کہ اسلام کی بنیادی عمارت ہی متزلزل ہو جائے، نہ صرف سلب ایمان کی علامت ہے، بلکہ گویا ان توحید و رسالت کے لیے کبھی نا قابل برداشت ایذا رسانی پر ضرورت تھی اس امر کی تھی کہ اکابر دیوبند نے جو تحریرات بنا بر سہو و نسیان، یا بنا بر جہالت و طغیان، یا بنا بر بغض و عدوان اپنی کتابوں میں اپنے مخصوص مفادات کے لیے تحریر کر دی تھیں، ایمان کا تقاضا تو یہ تھا کہ ان عبارات کو ان کتابوں سے حذف کر دیتے ـــــ لیکن ہوا یہ ہے کہ اس بے دین ٹولہ نے اپنے اسلاف کو صراط مستقیم دکھانے والے اللہ کے ان نیک بندوں کے خلاف دشنام طرازی کی ایک منظم مہم شروع کر دی ہے ـــــ

اور لطف کی بات یہ ہے کہ جن عبارات پر اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراض فرمایا تھا ان میں سے ایک عبارت پر تحریر کیے بغیر کہ یہ الفاظ قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے ہیں یہ ظاہر کیا کہ یہ عبارت مودودی جماعت کی ہے، تو فوراً علمائے دیوبند بمعہ مفتیان "دیوبند" نے فتوے کفر صادر کر دیا۔ مکمل تفصیلات کے لیے ماہنامہ "تجلی" دیوبند اپریل ۱۹۶۲ء صفحہ وغیرہ دیکھیے۔

ـــــــــــ

قارئین! اس بات سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کفری عبارات میں سے کسی عبارت کو یہ بتائے بغیر کہ یہ عبارت قاسم نانوتوی یا انکی گروہ کی ہے اگر ان متعلقان دیوبند کو بغرض فتویٰ بھیجی جائے، تو یہ بھی کفر کا فتویٰ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ـــــ یہ وہ ہٹ دھرمی ہے، جو انسان کی عاقبت کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

اعلیٰحضرت کے اعتراضات اور ان کا ردعمل!

حقیقت یہ ہے کہ جب دیوبندی مولویوں نے انگریز کی منشا کے تابع خلاف اسلام کتب چھاپ کر شائع کیں، تو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کو انکی کفریہ عبارات پر متنبہ کیا ـــــ اصولی بات تو یہ تھی کہ یہ لوگ ان عبارات کو جن میں کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ

وسلم کی توہین کا پہلو نکلتا تھا حذف کر دیتے، اعلان کفریہ عبارات پر پشیمانی کا اظہار کر کے توبہ کرتے ـــــ لیکن چونکہ ایسا کرنے سے انگریز کا جاری کردہ راشن (وظیفہ) بند ہو جاتا، اس لیے اعتراف حقیقت کی بجائے ان بے نام نہاد علماء نے اس "جرم عظیم" کی پاداش میں الٹا الزام لگاتے ہوئے اعلیٰحضرت سراپا برکت علیہ الرحمۃ کے خلاف شرک اور بدعت کے فتووں کا طومار باندھ دیا ـــــ انگریز کی غداری کو اپنا جزو ایمان سمجھنے والے دیوبندی مولویوں کے نزدیک بھی بگڑی ہوئی سوسائٹی کو بحال کرنے کے لیے "توحید" کا نعرہ لگایا۔ حالانکہ ایک معمولی فہم و فراست کا مالک انسان بھی یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ حضور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر اگر کوئی تمام عمر بھی اللہ وحدہٗ لا شریک کہتا رہے، وہ مومن نہیں ہو سکتا، جبتک کہ وہ آپ کی ختم نبوت پر ایمان نہ لائے۔ لیکن جہالت کی انتہا یہ ہے کہ ختم نبوت پر ایمان لانا تو بڑی بات ہے، اگر کوئی مسلمان حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر "یا رسول اللہ" کہہ دے، تو یہ "شرک ساز" ٹولہ اُن کے خلاف بھی کفر کا فتویٰ صادر کر دیتا ہے۔ (حوالہ کیلئے دیکھیے فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ...)

کفر سازی کی مشین!

اگر یہ کہا جائے کہ دارالعلوم دیوبند کفر سازی کی فیکٹری (کارخانہ) ہے، تو بیجا نہ ہوگا۔ ان لوگوں نے حضرت مولانا روم اور حضرت مولانا جامی جیسی برگزیدہ اور عارف ہستیوں تک کو کافر کہنے میں خوف خدا اور شرم و حیا محسوس نہ کی (بحوالہ شہاب ثاقب صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۹ مصنفہ حسین احمد مدنی) اسمٰعیل قتیل دہلوی نے اولیاء اللہ کے روحانی مسلک کا شرمناک حد تک مذاق اڑایا، اور قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی کہلانے والوں کو بیہودہ کہکر تمام اولیاء عظام کی توہین کی۔ (بحوالہ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی) اسی شاتم رسول ٹولہ کے مولوی ... کا ایڈیٹر "شہاب اعظم" کہتا ہے، اور دوسری طرف اپنے آپ کو عارف کامل حضرت ... چشتی قدس سرہٗ کا عقیدتمند ظاہر کرتا ہے، حالانکہ بقول انکے نام نہاد "شہید اعظم" بدعتیوں... کفر بناتا، یہودی تھے۔ (معاذ اللہ)

کذب و افترا کی انتہا

اُسوقت جبکہ انگریز بہادر کو ہندوستان سے بستر گول کرنا ناگزیر ہو گیا تھا ان دیوبندی ملاؤں نے مطالبۂ قیام پاکستان کی نہ صرف شدید مخالفت کی تھی، بلکہ مسلم لیگ کو ووٹ دینے والوں کو سُور تک کہہ دیا تھا ـــــ اُسوقت صرف اور صرف سُنّی مسلمان ہی تھے جنھوں نے آل انڈیا سُنّی کانفرنس بمقام بنارس ۲۷ - ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو منعقد کر کے مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی تھی جس سے مطالبۂ قیام پاکستان کو بڑی زبردست تقویت پہنچی۔

قرارداد:-

"آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور یہ کہ علماء اور مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو"

کسقدر شرم کا مقام ہے کہ ان علماء کی ملی خدمات کا اعتراف کرنے کے بجائے آج ان کو اسی پاکستان میں مادر پدر برہنہ گالیاں دی جا رہی ہیں، جنھوں نے قیام پاکستان کی نہ صرف حمایت ہی نہیں کی تھی، بلکہ اس تحریک کے لیے ہر ممکن قربانی اور ایثار سے کام لیا تھا ـــــ زمانہ کی ستم ظریفی دیکھئے کہ آج وہ لوگ جو نظریہ پاکستان کے ہی دشمن تھے اسی پاکستان میں بیٹھے ہوئے پاکستان کی حمایت کرنے والے علماء کو گالیاں دیکر اپنی رسوا کن شکست پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ـــــ بے حیائی کی انتہا یہ ہے کہ حضرت مولانا حشمت علی رحمہ اللہ کے جس کتاب کو بنیاد کر کے بانی پاکستان کو گالیاں دیکر اپنے خبث باطنی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

اس خائن ٹولہ کو قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ یہ لوگ بد دیانتی میں کسقدر ماہر ہیں۔ انکا شیخ حسین احمد مدنی بھی یہ کارنامہ پہلے سر انجام دے چکا ہے۔ اس نے اعلیٰحضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے نام سے ان کی خدمات پر گرد کر پردہ ڈالنے کیلئے دو ایک کتابیں چھپوا کر عوام میں مفت تقسیم کرائی تھیں، لیکن اُسکا یہ دجل جلد ہی عوام پر ظاہر ہو گیا۔ اس جعلسازی کی مکمل داستان انکے اپنے ماہنامہ "تجلی" دیوبند میں بھی شائع ہو چکی ہے

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا حشمت علی رحمہ اللہ ایک درد دل رکھنے والے انسان تھے (باقی صـ ...)

دلائل الخیرات

اردو ترجمہ کے ساتھ عکسی رنگین کتابی نسخہ

مقدس کا فوٹو لیتے ہوئے۔ سائز ہر صفحہ پر دو سطریں ہیں اور اردو ترجمہ سلیس اور بامحاورہ، عربی متن کے نیچے کی نیلی رنگین ترجمہ میں مسلمانوں کو معظمہ اور مدینہ منورہ کے رنگین فوٹو بھی شامل ہیں، چار رنگا عکسی طباعت ہے دیکھ کر آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ کاغذ اور جلد بندی کی قسمیں حسب ذیل ہیں
والا نمبر ۸۰۔ چار رنگا طباعت، کاغذ بڑھیا ولایتی۔ جلد رنگین بہت خوبصورت ہدیہ
والا نمبر ۹۰۔ دو رنگا طباعت، کاغذ ولایتی سفید جلد پار ۲۴ روپیہ ہدیہ

یازدہ سورۃ شریف مترجم

اس میں سورۃ یٰسین، فتح، الرحمٰن، ملک، مزمل، نبا، فجر، اخلاص، فلق، الناس گیارہ سورتیں اور دعائے گنج العرش اور دعائے مستجاب، درود لکھی وغیرہ نماز سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمے کے ساتھ شامل ہیں جیبی تقطیع۔ دو رنگا عکسی طباعت۔ سفید ولایتی کاغذ جلد پلاسٹک۔ والا نمبر ۲۹ ——— ۳ روپے

مقدس نورانی وظائف گلدستہ

یعنی مجموعہ دلائل ترجمہ بے مثال عارف کامل قطب علوم ظاہری و باطنی فاضل اجل مرشد کامل مفسر قرآن حضور اکرم کے دلی محب قطب الاقطاب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے سوانح کے سلسلہ چشتیہ کے بزرگ مجموعہ وظائف مترجم ہے نام معیبہ دلائل الخیرات مجموعہ وظائف مترجم کرا دیا۔

کتاب العقائد

آخرت کی درستگی کے لئے عقیدہ کی صحت لازمی ہے۔ اس مختصر کتابچہ میں تمام ضروری عقائد کو مفصل اور دلنشیں بیان ہے ہر مسلمان کا پڑھنا لازمی ہے قیمت صرف ۲۷/۔ نئے پیسے

دافع الاوہام فی اثبات محفل خیر الانام

یہ کتاب مولانا عبدالسمیع بیدل کی لاجواب تصنیف ہے جس میں میلاد شریف کا کمل ثبوت ہے قیمت صرف ۱/۔ روپیہ

اقامۃ القیامہ

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواز میں بے نظیر رسالہ اکابر اولیاء و علماء کے میلاد و قیام کے اثبات میں ارشادات۔ قیمت پچاس نئے پیسے

اگر آپ مقدمات میں کامیابی چاہتے ہیں تو اگر آپ کو ترقی رزق کا فکر ہے تو اگر آپ صحت و تندرستی چاہتے ہیں تو

نقش نعلین پاک

کو اپنے پاس رکھیں۔ گھر میں لگانا موجب خیر و برکت ہے۔ اس نقش کی وجہ سے گھر میں آگ نہیں لگتی چوری نہیں ہوتی ——— چار رنگوں سے آرٹ پیپر پر طبع شدہ سائز ہدیہ صرف ۱/۔

جلا غلط ثابت کرنے والے کو

دس ہزار روپیہ نقد انعام

لاثانی کتاب حقیقت و الہیات۔ یہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس میں علم غیب، حاضر و ناظر اور تصرف اولیاء کے منکرین کو مدلل شافی جواب دیا گیا ہے۔ ان تمام مسائل کو آیات قرآنی کی روشنی میں ثابت کیا ہے حضرت مولانا مفتی صاحب نے بطریق احسن پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو جدید ترین اردو میں علمائے اسلام حضرت علامہ صاحب نے شائع کیا ہے۔ کتاب کی احادیث اور حوالے کے صحت پیش کرنے کی وجہ سے ناشر نے چیلنج کیا ہے کہ اگر کوئی حوالہ غلط ثابت کرے تو اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

قیمت ۱/۵۰ منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

نقش تحفہ نوری

مرتب مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دافع امراض کا علاج کشائش رزق ارضی و سماوی آفات دنیاوی مشکلات غرض ہر تکلیف کے رفع کرنے کے لئے تریاق۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ پچیس پیسے ۱/۲۵

ملکوکبۃ الشہابیہ

مذہب اہل سنت کے خلاف مذاہب باطلہ کے جھوٹے بہتر اعتراضات کا جواب قیمت ۱/۷۵ نئے پیسے

حج کی کتاب

مع عربی اردو بول چال

اس میں حج کے تمام مناسک خود ادا کرنے کے آسان طریقے۔ طواف اور سعی کی دعائیں اور حج کے تمام ضروری مسائل کے علاوہ دوران حج میں حاجی کے لئے ضروری معلومات و ہدایات پوری تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ قیمت ۱/۵۰

خزینہ معرفت

اس کتاب میں شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کی زندگی کے مکمل حالات کے علاوہ تمام مشائخ نقشبند کے حالات بھی درج کر دیئے گئے ہیں تصوف کی نایاب کتاب قیمت مجلد ۱۲/ مع محصول ڈاک

سبحان السبوح

یہ خدا کو جھوٹ کا عیب لگانے والوں کے اعتقادات امکان و وقوع کذب کا بے نظیر رد دو سو تازیانے بر جہلی زنادقہ و سلسلہ وار دو صد دلائل کا مجموعہ۔ قیمت ۲/۵۰ دو روپیہ آٹھ آنے

سیرت صحابہ

حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان ذوالنورین، علی مرتضیٰ، امام حسن، امام حسین اور اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کے مستند اور قابل اعتماد تذکرہ ہے۔ قیمت صرف ۱/۷۵ نئے پیسے

نوٹ کتب خانہ مقبول عام لاہور اور نوری کتب خانہ لاہور کی تمام مطبوعات ہم سے طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ۔ ادارہ اشاعت اسلامیہ جامع مسجد روڈ راولپنڈی

فتنہ شورش اور اخبارات

ایڈیٹر کا ان تمام خیالات سے اتفاق ضروری نہیں ہے

چٹان میں شورش کاشمیری نے اپنے اشتعال انگیز مضامین اور فتنہ آمیز تقاریر کے ذریعہ ملک میں جو ہیجان پیدا کیا ہے عوام و خواص سب اس سے واقف ہیں۔ بریلوی دیوبندی مسلک کے اختلافات کوئی نئی چیز نہیں اس پر کیا تبصرہ ہے۔ ہمیں سنی مقلد غیر مقلد ہیں صوبجات اہل قرآن چکڑالوی، پرویزی اور بھی وغیرہ ہر مسلک خیال سے تعلق رکھنے والے اور مختلف اعتقاد کے لوگ مدتہ دراز سے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے آپس میں اختلافات بھی رونما ہوتے ہیں لیکن اس وقت تک تو صورت حال اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئی جس شخص نے بریلوی دیوبندی اختلاف کو کچھ اس نوبت سے ابھارا ہے کہ ملک کے کونے کونے میں آگ لگا کر کسی دن اگر اس آتش فساد کو ابھی سے نہ بجھایا گیا تو خطرہ ہے کہ اس کے شعلے بھڑک کر نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیں اور ہمارا ملک بدامنی اور فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن جائے۔ بلا امتیاز دونوں طبقوں کے علماء حضرات سے مخلصانہ گزارش کی ہوں کہ عوام کی مذہبی قیادت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں ہے تو آپ کا فرض ہے کہ اس قسم کے اختلافی مسائل میں اپنے لوگوں کو الجھنے سے روکیں۔ ہم جو ان مسائل کو الجھنے اور حل کرنے کی اہمیت نہیں پائی جاتی ہمارے ملک کی سیاسی اس وقت نہایت نازک ہے اور اقتدار کی ہوس اور نفسانی اغراض کی کشمکش نے ہمارے داخلی مسائل میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں جن کی وجہ سے ملک دشمن عناصر کے سر ابھارنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس نازک دور میں مذہبی کشمکش ہمارے لئے انتہائی مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی حکومت پاکستان سے بھی پر زور اپیل ہے کہ وہ چٹان جیسے اشتعال انگیز اس قسم کے مضامین لکھنے سے روکے بلکہ بلا امتیاز اس شخص کا جو کار نامہ تقریر و تحریر آ موجب فتنہ و فساد اور عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے والا ہو اس کا سختی کے ساتھ احتساب کرے اور ملک کو بیشمار بدامنی اور افراتفری کی آماجگاہ بننے سے بچائے۔ (مولانا سید سعید علی کاظمی - ملتان)

(ذیل کا مضمون بعنوان مذکور ہفت روزہ حکمت شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں علیحدہ صفحہ پر شائع ہوا ہے جسے بلا تبصرہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے اور ایڈیٹر صاحب کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

آپ نے گزشتہ ایک ماہ سے اپنے اخبار کو بیدار (ملتان) میں علماء بریلوی کے خلاف جو محاذ قائم کر رکھا ہے وہ کسی طرح بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے آپ اپنے دل کے پھپھولے کی جلن کم کر سکتے ہیں لیکن اسے دینی خدمت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاں تک علماء کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ بریلوی ہوں یا دیوبندی، شیعہ ہوں یا اہلحدیث احمدی ہوں یا اہل قرآن اپنے مکتب فکر کے مخالف لوگوں کو بدعتی کافر بنانا ان کا مشغلہ ہے اس لئے آپ کا محض ایک فرقہ کو مطعون کرنا قرین انصاف نہیں ہے۔ اگر آپ ان کی کتب کا بغور مطالعہ کریں تو اس حمام میں سب ننگے نظر آئیں گے۔

ملک اور ملت کو اس نازک دور میں قوم کی تعمیر و ترقی کی تجاویز زیر غور رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن گیتا فرقہ کے علماء کی طرح جو آپ نے طرز عمل اختیار کر رکھا ہے کسی بھی حالت میں قوم و ملت کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ علماء کی تکفیر کا مشغلہ۔ سیدہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی محفوظ نہیں رہ سکے۔ اور بعض طبقے آج بھی ان پر سب و شتم کے عادی ہیں اور بعض جلوس نکال کر عبادت کے ساتھ اپنی مجالس میں ان پر تبرا کرتے ہیں اور ان کی صحت کے لئے بعض ہیں کفر سازی سے میدان یک عالم میں نے کہا آپ نے بھی اپنے اداریہ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں اپنے مخالف عقیدہ کے علماء کو گمراہ نا فرمان علم بدعتی قرار دے کر تدابیر اختیار کی ہیں۔ آپ نے بھی بیس کے اعلیٰ سرکاری ملازموں کو ضعیف العقیدہ لکھ کر بلکہ جسٹس کو بدعتی بنا دیا ہے۔ بریلوی علماء کی تصانیف کو خرافات قرار دیا ہے۔ اور ان کو دکھ و صدمہ پہنچا دیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔

موجودہ اسلام میں اپنی جگہ نہیں ہے اور انگریزی پڑھے لکھے ہم مسلمانوں کے لئے مالیوس ہو سکے۔ وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جسے خود خدا نے ذوالجلال نے مرتب فرمایا ہے۔ جو اس پر عمل پیرا ہو گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے دور رہا وہ دوزخی قرار دیا جائے گا۔

آپ نے اداریہ کی آخری سطور میں حکومت اور حزب مخالف کے درمیان اتحاد کی کوشش اور جو جسٹس مرحوم کی ذاتی تعریف بیان کر دیا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ علماء دیوبند نے پاکستان کی تخلیق و تعمیر کی شدت سے مخالفت کی تھی۔ ان کا کوئی عمل بھی مسلمانوں کو ہندوؤں کے اقتدار سے نجات دلانے کا موجب نہ تھا بلکہ ان کی جماعت احرار، علماء، جو کانگریس کی حامی رہی تھی۔ قائد اعظم مسلم لیگ کی تحریک آزادی کے خلاف سرگرم عمل تھا۔ اور آپ بھی سیاسی طور پر چونکہ ان کے حلیف و ساتھی رہے آپ محض دوستی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ورنہ کفر سازی میں وہ کسی بھی طبقہ فکر سے پیچھے نہیں رہے۔ ہم مانتے ہیں کہ آپ کو دیوبندی علماء سے الفت و عقیدت ہے اور آپ خوب حق رفاقت ادا کر رہے ہیں لیکن آپ کو محض بریلوی علماء کی زبان بندی یا خارج بیوی کرانے کے لئے صدر مملکت کو پکارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اگر آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو ہر قسم کے علماء کو ملک کی تمام ادارتی مجالس سے بہتر ہو گا کہ ہر فرقہ کے علماء کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی جائے اور متنازعہ فیہ مسائل کا حل ڈھونڈا جائے تاکہ لوگ صحیح راستے پر گامزن ہو سکیں۔ آپ دونوں طبقوں میں دعا کا عام دینی اور دنیوی تقاضا ہے آپ کی بڑی مہربانی سمجھی جائے گی۔ (ہفت روزہ حق شاہ کوٹ ... اکتوبر ۱۹۶۲ء)

احراری دیوبندی لوگ پاکستان کے کیسے وفادار ہو سکتے ہیں

جسٹس منیر کی عدالتی رپورٹ سے

فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کے تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں دشمنان پاکستان مجلس احرار کی دیرینہ شورش و فساد اور پاکستان دشمنی پر جو تبصرہ مرقوم ہے اس کا بیشتر حصہ تحریر کیا جا چکا ہے اب مزید اسی رپورٹ سے احرار کی پاکستان دشمنی کا ثبوت جو رپورٹ کے صفحہ ۲۵۶ پر ہے۔

"یہ توقع کی گئی تھی کہ وہ اپنے گزشتہ نظریات کو ترک کر دیں۔ اور قیام پاکستان پر جو اس کی خالق و کارکن شخصیتوں کے باوجود اور کونسل بیگا نظریات پر اپنی جماعت کو حل کر کے اس مملکت پاکستان میں اسلام کی وحدت اور جماعتیں بیچ میں کہ قیام کے خلاف اس طرح اپنا یہ پرانا نظریہ کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔

= کشمیر میں احرار نے کشمیر حکومت کو کمزور کرنے پر مسلمانوں کو آمادہ کیا۔

اس رپورٹ کے صفحہ ۲۵۸ پر ہے۔

"کیا جن اصول کے ہندوستانی ساتھیوں کو جواب تک احراری کہلاتے ہیں کانگریس نے یہ کام سپرد نہیں کیا کہ وہ کشمیریوں کو کشمیر کی حکومت کو کمزور کرنے پر آمادہ کریں

= احراریوں سے عدالت کے چند سوالات اور جوابات۔

"یہ سب کچھ ہے کہ تحریک پاکستان کے علاوہ لوگ ہی احراریوں کے تحریری کی اخبار سے دھوکا کھا کر بے وقوف بن سکتے ہیں وہ جن نظریات کو پاکستان میں نافذ کرنا چاہتے ہیں ان کو اختیار کرنے کے متعلق ذرا ان کے خیالات سنئے۔

سوال :- کیا آپ کو اسلام اور نہرو کے اختلافات کا کچھ علم ہے ؟

جواب :- جی ہاں۔

سوال :- ذرا وضاحت سے بیان کریں کہ ان دونوں کے درمیان کسی موضوع پر اختلاف تھا۔

جواب :- نہرو وطن پر زور دیتے تھے۔ لیکن علامہ اقبال مذہب پر زور دیتے تھے۔

سوال :- تو گویا احرار کے اور علامہ اقبال کے نظریوں کے درمیان کھلا ہوا تصادم موجود تھا ؟

جواب :- جی ہاں۔

(باقی صفحہ پر)